سوال

(224)آیت حج میں "سبیل" سے کیا مراد ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سورۃ آل عمران کی ایک آیت میں فرضیت حج کا بیان ہوا ہے، اس میں لفظ ''سبیل '' سے کیا مراد ہے اس کی وضاحت کردیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جس آیت کریمہ کا سوال میں ذکر کیا گیا ہے، درج ذیل ہے : ''اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر بیت اللہ کا حج فرض ہے جو اس کی طرف راستے کی طاقت رکھتے ہوں۔''[1]

اس آیت میں سبیل سے مراد زاد اور راحلہ ہے۔ زاد سے مراد یہ ہے کہ انسان کے پاس اپنے اہل وعیال کے اخراجات سے زائد اتنی رقم موجود ہو کہ وہ بیت اللہ تک آنے ، واپس جانے اور اس کے کھانے پینے کےلئے کافی ہو، چونکہ قرون اولیٰ میں ہر ایک انسان اپنی سواری کا انتظام خود کرتا تھا اس لئے متقدمین کے ہاں راحلہ یعنی سواری کی شرط کا ذکر بھی ملتا ہے ، اب چونکہ سرکاری طور پر اس کا انتظام کیا جاتا ہے، لہٰذا اس کے پاس اتنی رقم کا ہونا ضروری ہے کہ بیت اللہ آنے جانے ، وہاں کے کھانے پر اٹھنے والے اخراجات کےلئے کافی ہو، ان اخراجات کے علاوہ اتنی رقم اپنے اہل و عیال کےلئے چھوڑ کر جائے جو اس کی عدم موجودگی میں ان کے اخراجات کےلئے کافی ہو ''سبیل '' کے مفہوم میں یہ تمام باتیں شامل ہیں۔ اس سلسلہ میں ایک روایت بھی بیان کی جاتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ''سبیل سے مراد راستے کا خرچ اور سواری ہے۔''[2]

لیکن یہ روایت ضعیف ہے، علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے صراحت کی ہے کہ یہ اور اس معنی کی دیگر تمام روایات ضعیف ہیں۔[3]

بہر حال سبیل سے مراد اتنی رقم ہے جو اس کے اور اہل خانہ کے اخراجات کےلئے کافی ہو۔ (واللہ اعلم)

---

[1]آل عمران :۹۷۔

[2]سنن الدار قطنی ص ۲۱۶ ج ۲۔

[3]ارواء الغلیل :۹۸۸۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ اصحاب الحدیث](#)

جلد4۔ صفحہ نمبر:215

محدث فتویٰ